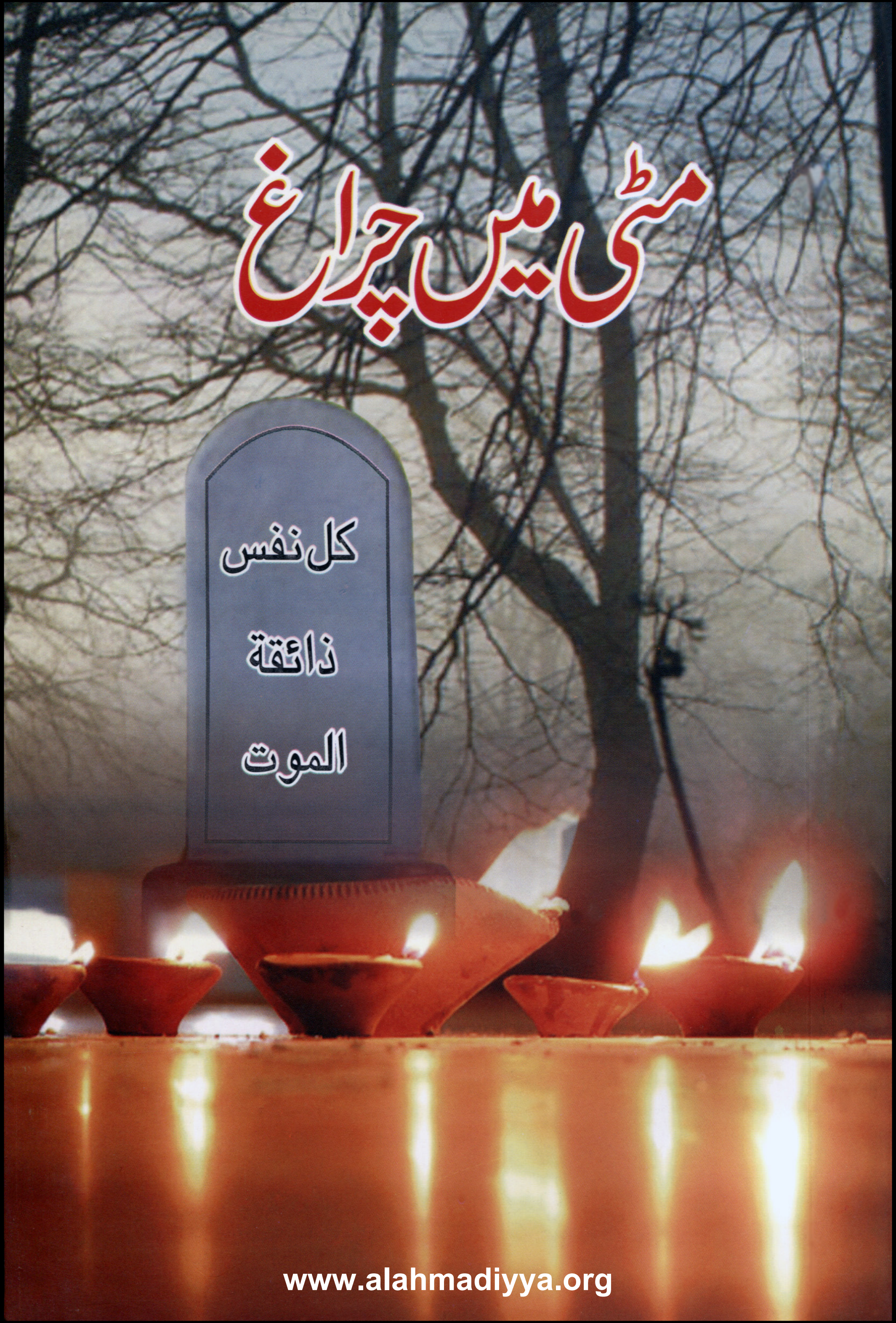
مٹی میں چراغ



www.alahmadiyya.org

مٹی میں چراغ

قبرستان میانی صاحب اور قبرستان دارالسلام میں
مدفون بزرگوں کے مختصر حالات زندگی

نگران اعلیٰ ——— حضرت امیر ایدہ اللہ تعالیٰ بنصر العزیز

مرتب ——— بشریٰ علوی

معاونت ——— محترمہ صفیہ سعید صاحبہ

اندر بھی زمین کے روشنی رہے

مٹی میں چراغ رکھ دیا ہے

پیش لفظ

حضرت امیر مرحوم مولانا محمد علیؒ کا یہ قول ہمیشہ سے میرا نصب العین رہا ہے کہ ''بزرگوں کے جسموں کے ساتھ اُن کی روایات کو دفن نہ کر دینا اُن کو زندہ رکھنا اور ترقی دینا۔ تا کہ لوگ یہ نہ کہیں کہ یہ قوم مرتی چلی جاتی ہے'' لہذا 2002ء میں جب مجھے امیر جماعت احمدیہ لاہور منتخب کیا گیا تو دیگر انتظامی و تبلیغی امور کے علاوہ میری توجہ اُن بزرگانِ جماعت کی طرف بھی تھی جو قبرستان میانی صاحب ودارالسلام میں مدفون ہیں۔ اللہ تعالیٰ پر محکم ایمان نبی کریم صلعم اور دین اسلام سے سچا عشق رکھنے والے اِن بزرگوں نے ہمیشہ دین کو دنیا پر مقدم رکھا۔ تحریک احمدیت اور امام زماں کے وفادار رہے اور یہی خصوصیات ِکسی بھی تحریک کو دائمی زندگی بخشنے کا موجب ہوتی ہیں کیونکہ اِن بزرگوں کی زندگی مشعل راہ اور موت ہدایت کا کام دیتی ہے۔ میری ہمیشہ سے یہ خواہش رہی ہے کہ ہماری جماعت کی نئی نسل اِن بزرگوں کی پاکیزہ سیرت کا مطالعہ کرے تا کہ اُن کے دلوں میں بھی ایسے ہی جذبات موجزن ہوں۔ میں اللہ تعالیٰ کا بے حد شکر گذار ہوں کہ میری اِس خواہش کی تکمیل کنونشن 2008ء کے موقع پر کتاب ''مٹی میں چراغ'' کی صورت

میں ہورہی ہے جس میں قبرستان میانی صاحب ودارالسلام کے مدفون بزرگوں کے مختصراً حالات درج ہیں جو یقیناً آپ کے لیے تقویت ایمان کا باعث ہونگے۔ اِن بزرگوں کی تحریر وتقریر کے ایسے نظارے دنیا نے دیکھے ہیں کہ اُن کی یادیں ہمیشہ زندہ رہیں گی اور اِس طرح حضرت اقدس کا یہ الہام بھی پورا ہوا کہ:

''لاہور میں ہمارے پاک ممبر موجود ہیں''

اِس کتاب کو مرتب کرنے کا کام بشریٰ علوی صاحبہ کو سونپا گیا تھا جنھوں نے اِس کام کو بہت احسن طریقے سے نبھایا ہے۔ آخر میں اللہ تعالیٰ سے اِن تمام بزرگوں کی بلندی درجات کی دعا کرتا ہوں کہ رب العزت اِنہیں اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور ان پر اپنی بے شمار رحمتوں کا نزول فرمائے (آمین)

عبدالکریم سعید پاشا

صدر وامیر

جماعت احمدیہ لاہور

قبرستان میں داخل ہونے کی دعا

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ اَهْلَ الدِّیَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ

السلام علیکم! اس گھر کے مسلمان اور مومن رہنے والو!

وَالْمُسْلِمِیْنَ وَاِنَّا اِنْ شَآءَ اللّٰهُ بِکُمْ

ہم بھی انشاء اللہ تمہارے پاس آنے والے ہیں۔

لَلَاحِقُوْنَ نَسْئَالُ اللّٰهُ لَنَاوَلَکُمُ الْعَافِیَةَ

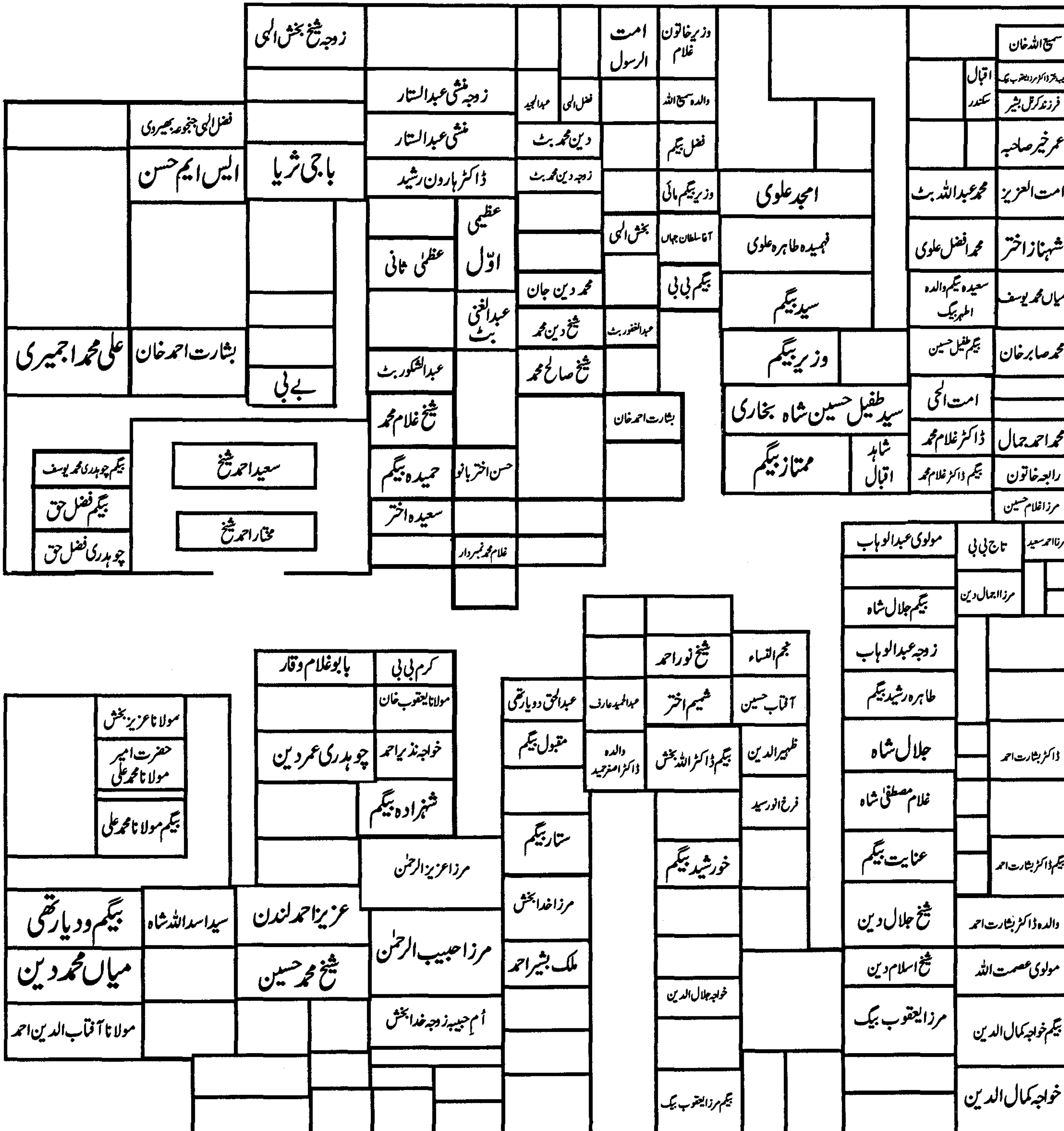
ہم اللہ تعالیٰ سے اپنے اور تمہارے لئے خیر وعافیت کے طلب گار ہیں۔

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلَهُمْ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُمْ

اے اللہ! ان کو بخش دے۔ اے اللہ! ان پر رحم فرما۔

(مسلم واحمد)

نقشہ احاطہ قبرستان میانی صاحب



قبرستان میانی صاحب

لاہور کی مشہور سڑک فیروز پورروڑ پر جنازگاہ کے ساتھ وسیع وعریض اور قدیم قبرستان 'میانی صاحب' واقع ہے۔ اس قبرستان کے نسبتاً بلند ایک احاطہ میں جماعت احمدیہ لاہور کے بزرگ مدفون ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے ہاں اُن کے درجات کی بلندی تو یقینی ہے مگر عجیب اتفاق ہے کہ یہ بزرگ اِس وسیع قبرستان کے اندر بھی بلند احاطہ میں ابدی نیند سورہے ہیں۔ یعنی بقایا قبرستان کی راہداری سے گذر کر چند سیڑھیاں چڑھنے کے بعد اُس احاطہ کا داخلی گیٹ ہے جو ''احمدیہ قبرستان میانی صاحب'' کہلاتا ہے۔

اس قبرستان کی ابتدا 6 جنوری 1921ء میں ایبٹ آباد کے نامی گرامی وکیل شیخ نور احمد صاحب کی تدفین سے ہوئی۔ شیخ صاحب مرحوم نہایت متقی اور پرھیزگار اِنسان تھے اور اپنے علاقہ کے بے شمار احمدی حضرات کے مقدمات کو آپ کی پیروی کی وجہ سے کامیابی نصیب ہوئی۔ ایبٹ آباد میں احباب جماعت کے لیے علیحدہ مسجد نہ تھی لہٰذا شیخ نور احمد صاحب کے گھر ہی نماز جمعہ اور دیگر نمازوں کی ادائیگی ہوتی تھی اور یہ سلسلہ اُس وقت تک جاری رہا جب تک مسجد کی باقاعدہ تعمیر نہ ہوگئی۔

اس قبرستان میں جماعت احمدیہ لاہور کے ایک سو ترپن (153) احباب وخواتین مدفون ہیں۔ قبرستان میں داخل ہوتے ہی گیٹ کے دائیں طرف پہلی رَو میں جماعت احمدیہ لاہور کے بانی اور امیر مولانا محمد علیؒ کی ابدی آرام گاہ ہے۔ اور دائیں طرف بے شمار بزرگوں کے ساتھ آخری کنارے تک یہ سلسلہ خواجہ کمال الدینؒ کے مرقد تک جا پہنچتا ہے۔ اس احاطہ کا نقشہ اور قبروں کی تفصیل اِس کتابچہ میں منسلک ہے جس کی رہنمائی سے ہر قبر تک رسائی ممکن

ہے۔اس قبرستان میں مدفون جماعت احمدیہ لاہور کا ہر ممبر انتہائی محترم ہے خواہ وہ چھ(6) ماہ کا بچہ امجد علوی ہو یا ایک سودو(102) برس کی طویل عمر پانے والے حاجی اللہ دین صاحب ہوں۔مگر چند احباب کی جانی، مالی اور قلمی قربانیاں اِس بات کی متقاضی ہیں کہ اُن کا ذکر بار بار ہو تا کہ نئی نسل کے لیے اُن بزرگوں کی خدمات باعث فخر اور مشعل راہ ثابت ہوں۔ اور انشاءاللہ یہ نسل بھی انہیں راھوں پر چلتے ہوئے جماعت احمدیہ لاہور کو ترقی کی راہ پہ گامزن رکھنے کے لیے اپنا کردار ادا کرے گی۔

پہلی رَو

قبرستان کے داخلی دروازہ کے دائیں طرف پہلی رَو میں پہلی اور دوسری قبر دو عظیم بھائیوں مولانا عزیز بخش صاحب اور مولانا محمد علیؒ صاحب کی ہیں اِسی رَو کے آخر میں دائیں دیوار کے ساتھ مولانا آفتاب الدین احمد کی آخری آرام گاہ ہے۔پہلی رَو کے بالکل پیچھے سید اسد اللہ شاہ صاحب مدفون ہیں۔

مولانا محمد علیؒ صاحب

1874ء----1951ء

حدیث کی رُو سے ''منصور'' اور حضرت مسیح موعودؑ کے کشف میں ''خوشحال ہے خوشحال'' کا لقب پانے والے مولانا محمد علیؒ جماعت احمدیہ لاہور کے بانی اور پہلے امیر مقرر ہوئے۔آپ کپورتھلہ میں دسمبر 1874ء میں پیدا ہوئے۔B.A.LL.B کے بعد تمام دنیوی مفادات کو چھوڑ کر مامور من اللہ کے زیر سایہ خدمتِ اسلام کا بیڑہ اُٹھایا اور 1902ء سے 1951ء تک آپ نے وہ عظیم الشان خدمات سرانجام دیں۔جسکی نظیر کسی بھی اسلامی ملک میں ملنی

مشکل ہے۔
آپ کی جرأت اور ہمت کی بھی داد دینی پڑتی ہے کہ قادیان میں رہتے ہوئے جہاں اُس وقت سخت اشتعال پھیلا ہوا تھا۔ میاں محمود احمد صاحب کے عقائد اور اُنکے رویّہ کے خلاف آپ نے آواز اُٹھائی۔ آپ اس لحاظ سے بھی قابل تکریم ہیں کہ آپ کے اندر سعادت کے آثار پا کر حضرت مسیح موعودؑ نے یہ اعلان کیا کہ ''ہماری جماعت میں اوّل درجہ کے مخلص دوستوں میں سے مولوی محمد علی۔ ایم۔ اے ہیں اور میں اِس مدت میں یعنی جب سے وہ میرے پاس ہیں ظاہری نظر سے اور نیز پوشیدہ طور پر اِن کے حالات کا اخلاق اور دین اور شرافت کی رُو سے تجسس کرتا رہا ہوں۔ سو خدا کا شکر ہے کہ میں نے اِن کو دین داری میں اور شرافت کے ہر پہلو میں نہایت عمدہ اِنسان پایا ہے۔ غریب طبع، باحیا، نیک اور پرہیز گار آدمی ہے اور بہت سی خوبیوں میں رشک کے لائق ہیں''
یہ کتنا بڑا سرٹیفکیٹ ہے جو مامور اِلٰہی نے آپ کو دیا۔ مولانا محمد علیؒ صاحب نے احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور کے ذریعے تین پہلوؤں سے اِسلام کی خدمت کا کام سرانجام دِیا۔

(1) اتحاد بین المسلمین

(2) خدمت قرآن

(3) اشاعت اسلام

انگریزی اور اُردو زبان میں قرآن پاک کے تراجم اور تفسیر کے علاوہ مولانا صاحب نے اشاعت اسلام کے سلسلہ میں ایسا بیش بہا لٹریچر پیدا کیا ہے جس کو پڑھ کر کوئی بھی شخص صداقت اسلام کا قائل ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ سیرت خیر البشر، محمدؐ دی پرافٹ، تاریخ

خلافت راشدہ ، مقام حدیث، فضل الباری ، مینوئل آف حدیث ، نیو ورلڈ آرڈر، دی لونگ تھاٹس آف دِی ھولی پرافٹ، اسلام دِی **ریلیجن آف ھیومینیٹی** ، دیِ **ریلیجن** آف اسلام یہ سب کتب آپ کے وہ شاھکار ہیں جن پر جس قدر بھی فخر کیا جائے کم ہے۔ان کتب کے علاوہ سلسلہ احمدیہ کے مسائل خصوصی کے متعلق بھی کئی کتب لکھیں جن میں النبوۃ فی الاسلام، وفات مسیح، نزول مسیح، تحریک احمدیت اور رِدِّ تکفیر اہل قبلہ خصوصیت سے شامل ہیں۔آپ کی کتاب ''دیِ **ریلیجن** آف اسلام'' پر ریویو کرتے ہوئے ایک انگریز نومسلم پکتھال نے یہ الفاظ لکھے ہیں۔کہ

''غالباً زندہ انسانوں میں سے کوئی ایسی ہستی موجود نہیں جس نے اسلام کی تجدید کے لیے مولانا محمد علیؒ سے زیادہ طویل اور قیمتی خدمات سرانجام دِی ہوں ۔میری رائے میں اُنکی تصنیف بہترین شاہکار ہے'' حضرت مسیح موعودؑ کا ایک الہامی ارشاد ہے''جوکوئی میری موجودگی اور میری زندگی میں میری منشاء کے مطابق میری اغراض میں مدد دے گا میں امید رکھتا ہوں کہ وہ قیامت میں بھی میرے ساتھ ہوگا''

مولانا صاحب نے نا صرف آپ کی موجودگی میں آپ کی منشاء کے مطابق آپ کی اغراض میں مدد کی بلکہ آپ کے بعد بھی آپ کی منشاء اور مشن کو پورا کیا اور حضرت مسیح موعودؑ کو پیشتر سے ایک رؤیا دکھایا جس کا ذکر آپ نے یوں فرمایا

''مولوی محمد علی کو رؤیا میں دیکھا آپ بھی صالح تھے اور نیک ارادہ رکھتے تھے آؤ میرے پاس بیٹھ جاؤ''

یہ عالم آخرت کا نظارہ ہے جس سے صاف ظاہر ہے کہ مولانا صاحب کو عالم آخرت میں خدا کے اِس مسیح کی معیت حاصل ہے۔جس کے مشن کو پورا کرنے کے لیے زندگی بھر آپ کام

کرتے رہے۔

مولانا عزیز بخش صاحب

1873ء۔۔۔۔1955ء

توکل و رضا، فقر وغنا اور قلب مطمعنہ ء رکھنے والے مولانا عزیز بخش (مولانا محمد علی صاحب کے بڑے بھائی)1873ء میں پیدا ہوئے دونوں بھائی شروع ہی سے نیک فطرت رکھتے تھے۔امام وقت کی آواز آپ کے کانوں تک پہنچی تو آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور بیعت کرنے کے بعد دین کے فدائی بن گئے۔آپ بلا کے ذہین تھے۔زندگی بھر آپ کی ساری توجہ اور وقت جماعت کے کاموں میں صرف ہوا۔ملازمت کے سلسلہ میں ڈیرہ غازی خاں میں رہائش اختیار کی تو گھر کے پاس ہی مسجد اور لائبیریری کے لیے جگہ لے لی اور انہیں تعمیر کروایا۔ مرکز میں جو بھی نئی کتاب شائع ہوتی اِسے فوراً اپنے کتب خانہ میں داخل کرلیتے۔مسجد میں صبح وشام قرآن پاک کا درس دیتے تھے۔امیر جماعت کی خواہش پر کچھ عرصہ جماعت احمدیہ لاہور میں بحثییت سیکرٹری بھی خدمات سرانجام دیں اور 1930ء میں آپ نے اپنے آپ کو خدمتِ دیں کے لیے وقف کر دِیا اور مستقل طور پر احمدیہ بلڈنگس میں رہائش پذیر ہوگئے جہاں 25 سال تک خدمات سرانجام دینے کے بعد 1955 میں وفات پائی۔

مولانا آفتاب الدین احمد صاحب

جنوری 1902ء۔۔۔۔جنوری1956ء

مولانا آفتاب الدین احمد جماعت احمدیہ کے اِن بزرگوں میں سے ایک تھے۔جنہوں نے

حضرت مسیح موعودؑ اور مولانا نورالدینؓ کا زمانہ تو نہیں پایا تھا مگر قربانی وایثار، علم وفضل، نیکی وتقویٰ، اور اخلاق وکردار میں اتنا آگے تھے کہ یہ کہنا خلاف حقیقت نہ ہوگا کہ مولانا کی زندگی بھی ان لوگوں کا صحیح نمونہ تھی جنہوں نے براہ راست حضرت مسیح موعودؑ کے ہاتھ پر بیعت کی تھی ۔ووکنگ مسجد کی امامت کے علاوہ ووکنگ مسلم مشن ٹرسٹ کے سیکرٹری بھی رہے۔اسلامک ریویو اور لائیٹ کی ادارت کے فرائض بھی کچھ عرصہ سرانجام دیے، کلکتہ اور شیلانگ (آسام) کے کھاسی قبائل میں بھی تبلیغ کی غرض سے تشریف لے گئے اور کھاسی زبان میں اِسلام پر بہت سی کتابیں تصنیف کی جنکی وجہ سے وہاں کے لوگ مسلمان ہوئے۔ حضرت عبدالقادر جیلانیؒ کی عربی تصنیف ''فتوح الغیب'' کا مکمل انگریزی ترجمہ بھی کیا۔ نادار لوگوں کے علاج کے لیے فری دارالشفاء کے نام سے کلینک شروع کیا جو صدقہ جاریہ کے طور پر ابھی تک کام کر رہا ہے۔

سید اسد اللہ شاہ صاحب

1870ء----1957ء

آپ جماعت احمدیہ لاہور کے ان بزرگوں میں سے ایک ہیں جو ملہم اور صاحب کشف تھے۔حضرت مسیح موعودؑ کی کتاب آئینہ کمالات اسلام پڑھ کر اللہ تعالی سے دُعا کی تو آواز آئی ''**علیکم بسلطٰنٍ مبین** '' ''یعنی میری روشن حجت کو اختیار کرلو'' یوں آپ نے فوراً خط لکھ کر حضرت صاحبؑ کی بیعت کرلی۔مولانا محمد علیؒ کے متعلق بھی اپنی دعا سے تسلی پائی۔ پنڈی گھیپ اور بھیرہ میں بہت سا وقت ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کی صحبت میں گذارا۔مختصر علالت کے بعد 2 جنوری 1957ء کو وفات پائی۔

دوسری رَو

دوسری رَو کے درمیان میں کارکن انجمن شیخ محمد حسینؒ صاحب اور عزیز احمد صاحب (لنڈن) کی قبریں ہیں۔

عزیز احمد صاحب:(لنڈن)

1923ء---1999ء

ڈاکٹر اللہ بخشؒ صاحب کے بیٹے اور ڈاکٹر زاہد عزیز صاحب اور شاہد عزیز صاحب کے والد عزیز احمد صاحب ایک خاموش مبلغ تھے۔عزیز احمد صاحب کچھ عرصہ ووکنگ احمدیہ مشن کی امامت کے فرائض بھی سرانجام دیتے رہے۔اور ایک فلیٹ خرید کر اس کی آمدنی کو جماعت احمدیہ لندن کے اخراجات کے لیے وقف کر گئے۔

شیخ محمد حسین صاحب

1915ء---1975ء

آپ جوانی میں ہی خدمت دین کے لیے لاہور آ گئے اور احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور کے مختلف شعبوں میں کام کرتے ہوئے ''امین'' کے ذمہ دار منصب تک پہنچے اور انتہائی محنت لگن اور دیانت داری سے کام کی بدولت مرکزی دفتر میں ایک ممتاز مقام حاصل کیا۔مولانا آفتاب الدین احمد کی وفات کے بعد دارالشفاء کے انچارج کی حیثیت سے بھی تادم آخر کام کرتے رہے۔

تیسری رَو:

درمیانی راستہ سے تھوڑا آگے کی طرف جائیں تو تیسری رَو کے دائیں طرف ہی مولانا

یعقوب صاحب خواجہ نذیر احمد صاحب اور مرزا عزیز الرحمٰن صاحب مدفون ہیں جنہوں نے بیرون ملک اپنی خدمات سرانجام دیں۔

مولانا یعقوب خان صاحب

1891ء۔۔۔۔1972ء

آپ اپنی ابتدائی تعلیم مکمل کرنے کے بعد خدمت دین کے لیے قادیان تشریف لے گئے اور جماعت احمدیہ کے سکول سے اپنی ملازمت کا آغاز کیا۔ 1919ء میں وہاں سے ملازمت چھوڑ کر لاہور تشریف لے آئے اور بطور اسسٹنٹ ایڈیٹر لائٹ کام شروع کیا بعدازاں ایڈیٹر ''اسلامک ریویو'' کی ذمہ داری بھی سنبھال لی۔ آپ کے زورِ قلم نے قائداعظم سے بھی خراجِ تحسین حاصل کیا۔ 1921 میں بحیثیت نائب امام ووکنگ مسلم مشن اِنگلینڈ تشریف لے گئے اور 1923ء تک وہیں رہے۔ 1956ء اور 1959ء میں ایک سال کے لیے اور 1961ء میں دو سال کے لیے دوبارہ ووکنگ مشن کے امام کی حیثیت سے خدمات سرانجام دیں۔ ووکنگ میں قیام کے دوران آپ کے مدعو کرنے پر خاں عبدالولی خاں بھی عید کی نماز کے لیے ووکنگ تشریف لائے۔ خاں ولی خاں صاحب مولانا اور جماعت احمدیہ لاہور سے بہت متاثر تھے یہی وجہ تھی کہ اُن کی جماعت (A.N.P) نے 1974ء میں احمدیوں کو غیر مسلم کہنے کی قرارداد میں حصّہ نہ لیا۔

آپ بہترین ماہرِ تعلیم بھی تھے لہذا کچھ عرصہ مسلم ہائی سکول کے ہیڈ ماسٹر کی حیثیت سے بھی کام کیا۔ ناموس رسالت کے دفاع کی خاطر تقریباً ایک سال قید بھی رہے۔ 50 سال تک دین کو دنیا پر مقدم رکھنے والے مولانا محمد یعقوب خاں صاحب دسمبر 1972ء میں اِس دنیا

سے رخصت ہوئے۔

خواجہ نذیر احمد صاحب

1897ء۔۔۔۔1970ء

خواجہ کمال الدین صاحب کے صاحبزادے خواجہ نذیر احمد تعلیم کے سلسلہ میں انگلستان تشریف لے گئے۔ تعلیم کے ساتھ ساتھ اپنے والد کے ہمراہ ووکنگ مسلم مشن میں بھی ان کا ہاتھ بٹاتے رہے۔ ووکنگ مشن انگلینڈ کے سیکرٹری بھی رہے اور ستمبر 1923ء تا دسمبر 1924ء شاہجان مسجد کی امامت کے فرائض بھی سرانجام دیے اور آرچینالڈ ہملٹن جیسی شخصیت کو مسلمان کیا۔ "جیسس اِن ہیون اَن ارتھ" "یعنی حضرت عیسیٰؑ جنتِ ارضی پر" آپ کا سب سے بڑا شاہکار ہے۔ اِنگلینڈ سے واپسی پر ووکنگ مسلم مشن سے بھی وابستہ رہے۔

مرزا اعزیزالرحمٰن صاحب

1901ء۔۔۔۔1937ء

آپ سلسلہ کے بزرگ مرزا خدا بخش صاحب کے صاحبزادے تھے۔ بچپن ہی سے محنتی، نیک اور باعمل اِنسان تھے۔ تبلیغ کا شوق اور جنون وراثت سے ملا تھا۔ اعلیٰ تعلیم کے لیے جرمنی تشریف لے گئے۔ پڑھائی کے ساتھ ساتھ کچھ عرصہ برلن مسجد میں فرائض امامت بھی انجام دیے۔ مختلف طریق پر دینی و تبلیغی خدمات کا سلسلہ جرمنی میں ہمیشہ جاری رکھا۔ 5 سال بعد وطن واپس لوٹے اور مختصر علالت کے بعد فقط 36 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔

چوتھی رَو:

ان قبروں کے بالکل ساتھ ہی دائیں طرف چوتھی رَو میں مناظر اسلام مولانا عبدالحق ودیارتھی صاحب اورمرزا خدا بخش صاحب کی ابدی آرم گاھیں ہیں۔

مولانا عبدالحق ودیارتھی صاحب

1889ء۔۔۔۔1977ء

حلم وحیا،تحمل و بردباری، استقامت و پاکیزگی، مروت و ہمدردی اور حسنِ اخلاق کو یکجا کریں تو مولانا عبدالحق ودیارتھی صاحب کا نام ذہن میں آتا ہے۔آپ نہایت بلند پایہ مصنف ومحقق اور بے مثل مناظر تھے۔اللہ تعالیٰ نے آپ کو دینِ اسلام کی برتری اور آنحضرتؐ کی عظمت کو دنیا میں قائم کرنے کی ایسی توفیق بخشی جس کی مثال دنیا میں ملنا مشکل ہے۔آپ نے اپنی علمی بصیرت اور تلاش وتحقیق کی ایسی یادگاریں چھوڑی ہیں جو علمی دنیا کی قیامت تک رہنمائی کرتی رہیں گی ۔انگریزی اور سنسکرت کے علاوہ آپ کو عبرانی ،یونانی اور دوسری بے شمار زبانوں پرمکمل عبور حاصل تھا۔جس کی مدد سے آپ نے ’’میثاق النبین‘‘ جیسی بلند پایہ کتاب تصنیف کی تا کہ تمام مذاہب پر اتمام حجت کی جائے۔آپ صاحب کشف والہام بھی تھے اکثر اپنی بیماری کا علاج اللہ تعالیٰ سے مدد پا کر خود ہی کرلیا کرتے تھے۔

یہ عالم بے بدل 18 نومبر 1977ء کو حج کے روز اِس دنیا سے رخصت ہوئے جسکی خبر اللہ تعالیٰ سے 9 دن پہلے ہی پا چکے تھے۔

حکیم مرزا خدا بخشؒ صاحب

اپریل 1937ء وفات

حکیم صاحب مرحوم اُن بزرگوں میں سے ایک تھے جنہوں نے ابتداء ہی سے حضرت مسیح موعودؑ کے دامن کو تھام لیا تھا۔اور جن کو آپ کی قوتِ قدوسی نے خود پاک کر کے برگذیدہ ہستیوں کی صف میں لاکھڑا کیا،مرحوم نہایت دیندار ،راست باز اور اصول پسند بزرگ تھے۔آپ کتاب ''عسلِ مصفّٰی'' کے مصنف ہیں ۔جسے احمدیت کا اِنسا ئیکلو پیڈیا بھی کہا جاتا ہے۔1914ء کے بعد آپ جماعت احمدیہ لاہور میں شامل ہوئے اور تبلیغ کا کام جاری رکھا بطور اسسٹنٹ سیکرٹری بھی جماعت کی خدمات سرانجام دیں۔آپ کو اکثر سچے رؤیا بھی آتے تھے۔

آٹھویں رَو:

راہداری کے دائیں طرف ہی آٹھویں رَو کے تقریباً آخر میں ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب ابدی نیند سو رہے ہیں اِسی لین کے مخالف بائیں طرف ڈاکٹر غلام محمد صاحب مدفون ہیں۔

ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب

1872ء---- 1936ء

آپ نے 1892ء میں حضرت مسیح موعودؑ کے ہاتھ پر بیعت کی۔زمانہ طالب علمی ہی سے آپ تمام تبلیغی اور اصلاحی جماعتوں کے پرجوش ممبر تھے۔آپ حضرت مسیح موعودؑ اور اُن کے اہل خانہ کے معالج بھی تھے۔1906ء میں جب احمدیہ انجمن کی بنیاد ڈالی گئی تو آپ کو 14 افراد کی معتمدین کا رکن منتخب کیا گیا جو آپ کی ایمانداری ،اخلاص اور پاکیزگی کا منہ بولتا ثبوت ہے۔1914ء کے اختلافات کے بعد آپ جماعت احمدیہ لاہور کے آنریری

سیکرٹری منتخب ہوئے اور بعد میں نائب صدر بھی رہے۔ ان حالات میں آپ نے نا صرف اپنا ذاتی مکان انجمن کے دفاتر کے لیے پیش کیا بلکہ اپنا بہت سا قیمتی وقت بھی جماعت کو دیا۔ 1915ء میں لاہور سے باہر تبادلہ ہو نے پر سرکاری ملازمت چھوڑ دی اور دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کا کمال نمونہ دکھایا۔ آپ نے اپنی فنی مہارت کے علاوہ اپنی نیکی، ہمدردی اور جذبہ خدمت خلق سے ہر شخص کو متاثر کیا جن میں احباب جماعت کے علاوہ دوسرے مسلمان اور ہندو بھی شامل تھے۔

ڈاکٹر غلام محمد صاحب

1886ء۔۔۔۔1959ء

ڈاکٹر غلام محمد صاحب بچپن ہی میں حضرت مسیح موعود کی صحبت سے فیض یاب ہو گئے تھے ابتدائی تعلیم قادیان سے حاصل کی جو بقول ڈاکٹر صاحب ''قادیان رحمان کی خوشبو سے معطر تھا''

نماز اور تہجد کے بہت ہی پابند تھے۔ ڈاکٹر ہونے کے ناطے نا صرف مریضوں کو مفت مشورہ سے نوازتے بلکہ ان کے لیے ادویات بھی خرید کر دیتے تھے۔ مجلس معتمدین کے دوامی ممبر ہونے کے علاوہ بحیثیت محاسب، سیکرٹری، جنرل سیکرٹری اور نائب صدر کے عہدہ پر بھی گرانقدر خدمات سرانجام دیں۔ ووکنگ مسلم مشن ولٹریری ٹرسٹ میں بھی آپ نے کام کیا۔ آپ کی بے پناہ صلاحیتوں اور انتظامی استعدادوں کے پیش نظر 1959ء میں آپ کو صدر انجمن کے باوقار عہدہ کے لیے منتخب کیا گیا اور 1959ء تک آپ اِسی عہدہ پر فائز رہے۔

اِس احاطہ کی آخری رَ و میں دیوار کے ساتھ خواجہ کمال الدین ؒ مدفون ہیں اسی رَ و میں ڈاکٹر بشارت احمدؒ اور مولوی عصمت اللہ جیسے بلند پایہ مناظرِ اسلام بھی مدفون ہیں۔

خواجہ کمال الدین صاحب

1870ء۔۔۔۔1932ء

خواجہ کمال الدین صاحب جماعت احمدیہ کے اِن مایہ ناز فرزندوں میں سے ایک ہیں جنہوں نے حضرت مجدد زماں کی منشاء کے مطابق ہر قسم کی مشکلات برداشت کرتے ہوئے دین کو دنیا پر مقدم کیا۔ خواجہ صاحب غیر معمولی دل و دماغ کے مالک تھے۔ وہ حد درجہ ذہین اور جدید تقاضوں سے ہم آہنگ نوجوان تھے۔ لہذا جلد ہی پادریوں کے زیر اَثر آ گئے۔ اِسی دور میں آپ کو حضرت مسیح موعودؑ کی کتاب براہین احمدیہ پڑھنے کا موقع ملا جس نے آپ کی ذہنی اور قلبی کیفیت یکسر بدل دِی اور وہ شخص جو عیسائیت کا شکار ہونے لگا تھا۔ عیسائیت کے خلاف اِسلام کا ایک بہت بڑا پہلوان ثابت ہوا۔

L.L.B کا امتحان پاس کرنے کے بعد آپ نے پشاور میں وکالت شروع کر دِی اور ساتھ ہی حضرت مسیح موعودؑ کے مقدمات کی پیروی بھی آپ کے سپرد تھی۔ مولوی کرم دین کے مقدمہ کی وجہ سے آپ نے پشاور کی پریکٹس چھوڑ کر مستقل قادیان میں سکونت اختیار کر لی۔ اور دین کی خدمت کے لیے بڑی قربانیاں کیں۔

1906ء میں حضرت مسیح موعود ؑ نے جب صدر انجمن کی بنیاد ڈالی تو خواجہ صاحب کو 14-افراد کی مجلس معتمدین کا رکن اور مشیر قانون نامزد کیا۔ جو آپ کی پاکیزگی، ایمانداری اور اخلاص کا ثبوت ہے۔ 1912ء میں آپ ووکنگ تشریف لے گئے اور وہاں مسلم مشن کی

بنیاد ڈالی اور اپنی تحریر وتقریر سے بے شمار انگریزوں کو اِسلام سے روشناس کرایا۔ آپ نے ووکنگ سے ماہانہ اسلامک ریویو کا اجرا بھی کیا۔ دنیا بھر میں پڑھے جانے والے اِس رسالہ نے اِسلام کی صحیح تصویر پیش کرنے میں بہت بڑا کردار ادا کیا۔ خواجہ صاحبؒ اِسلام کے لیے بہت زیادہ درد اور تڑپ رکھتے تھے اور اُسکی صداقت اور حقانیت پر آپ کو کامل ایمان تھا۔

آپ نے بے شمار کتب اِنگلش اور اُردو زبان میں تحریر کیں۔

ہستی باری تعالیٰ، اِسلام کا پیغام، آئیڈیل پرافٹ، انجیل عمل، **ینابیع المسیحیت**، مجدد کامل، جیسی بلند پایہ کتب خصوصیت سے قابل ذکر ہیں۔

ڈاکٹر بشارت احمد صاحب

1876ء۔۔۔1943ء

حضرت مسیح موعودؑ کے پاک ممبروں میں سے ایک ممبر ڈاکٹر بشارت احمد صاحب ''فتح اسلام'' کا مطالعہ کرنے کے بعد احمدی ہوئے۔ حضرت مسیح موعودؑ کے فیضان سے آپ کی عالمانہ فطرت کو مزید جلا ملی اور آپ نے زبردست قلمی جہاد کیا۔ آپ کی نسبت حضرت صاحبؑ کو الہام ہوا تھا ''محررِ مجدد ہند''

خدا اُس کے رسول اور قرآن کی محبت کے ساتھ ساتھ آپ کا دِل عشق امامِ زماں سے بھی لبریز تھا اِنسان کے دِل میں عشق کس قدر قوت پیدا کر دیتا ہے اِس کا اندازہ ''مجددِ اعظم'' جیسی بے نظیر کتاب سے کیا جاسکتا ہے۔ جس میں امام زماں کی حیات مبارکہ کے حالات نہایت والہانہ انداز میں بیاں فرمائے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو غیر معمولی فہم قرآن بھی عطا فرمایا تھا لہذا آپ کا درس قرآن بے مثل ہوتا تھا۔ آپ کی تفسیر ''انوار القرآن'' حصہ اوّل۔ دوم آپ

کے عشق قرآن اور فہم قرآن کا زندہ ثبوت ہے۔آپ کا اندازِ تحریر نہایت سادہ اور حکمت سے بھر پور ہے۔جس کا ثبوت بشارت احمد یہ حصہ اوّل،دوم،سوم ہیں۔

مولوی عصمت اللہؒ صاحب

وفات 1934ء

مجسم خُلق ومروّت مولوی عصمت اللہ صاحبؒ بہت بڑے فصیح البیان مقرر اور مبلغ تھے۔ ہندی،سنسکرت اور بائبل پر آپ کو مکمل عبور حاصل تھا معلومات کی وسعت اِس قدر تھی کہ ہر میدان میں مقابلہ کے لیے موجود ہوتے۔عیسائیوں اور آریوں کے ساتھ کامیاب مباحثے کیے کیونکہ آپ کے دلائل میں ایک زبردست قوت ہوتی تھی۔لہذا آپ اِن مذاہب کی خامیاں اِن کے سامنے پیش کر کے اور اسلام کی خوبیاں بیان فرما کر اُنہیں اِسلام میں داخل کر لیتے تھے۔آپ حضرت مسیح موعودؑ کے سچے عاشق تھے۔بقول مولانا محمد علیؒ ''کہ جس قدر لوگ اِن کے ذریعے سے سلسلہ احمدیہ میں داخل شامل ہوئے ہیں ہمارے کسی اور مبلغ کے ذریعے سے نہیں ہوئے ہونگے''۔

مین گیٹ سے داخل ہونے کے بعد بائیں طرف دو بڑی قبریں شیخ احمد سعید صاحب اور شیخ مختار احمد صاحب کی ہیں اور اِن کے بالکل پیچھے کی طرف مولانا عزیز بخش صاحب کی بیٹی امۃ العزیز اور اُن کے شوہر چوہدری فضل حق صاحب مدفون ہیں۔

شیخ سعید احمد صاحب

وفات 1968ء

آپ جماعت کے ایک نہایت مخلص نیک اور سرگرم رکن تھے جماعت کے امور میں انتہائی

دِلچسپی رکھتے تھے ۔ جماعت احمدیہ لاہور کواُن کا مالی تعاون ہمیشہ حاصل رہا۔اور راولپنڈی میں جماعت احمدیہ کی مسجد کی تعمیر میں آپ نے بھرپور حصہ لیا۔

راہداری سے بائیں طرف آگے بڑھیں تو دو کارکن انجمن عبدالشکور بٹ صاحب اور عبدالغنی بٹ صاحب مدفون ہیں اور ساتھ ہی ڈاکٹر مبارک احمد صاحب کے والد شیخ غلام محمد صاحب کی قبر ہے اس احاطہ کے اندر بہت سی قبروں پر کتبہ نہ ہونے کی وجہ سے اُن کا نام تحریر نہیں ہوسکا لہذا اگر کسی بزرگ کا ذکر اوراُن کا نام رَہ جائے تو انسانی غلطی سمجھتے ہوئے درگذر کردیا جائے۔

مذکورہ بالا دینی خدمات میں کامیاب مردوں کا ذکر کرتے ہوئے اگر اُن خواتین کا ذکر نہ ہو جِن کی معاونت سے اِن کی کامیابی ممکن ہوئی تو تاریخ ادھوری رَہ جاتی ہے۔بیگم مولانا محمد علی صاحبہ،بیگم عبدالحق ودیارتھی صاحبہ،بیگم ڈاکٹر اللہ بخش صاحبہ،بیگم ڈاکٹر غلام محمد صاحبہ،بیگم ڈاکٹر بشارت احمد صاحبہ ، بیگم خواجہ کمال الدین صاحبہ،بیگم ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحبہ ،کا شمار انہیں کامیاب خواتین میں ہوتا ہے۔ڈاکٹر بشارت احمد صاحب ،ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب اور ڈاکٹر اصغر حمید صاحب کی والدہ محترمہ بھی اِسی احاطہ میں مدفون ہیں جن کی پاکیزہ گود میں یہ نامور ہستیاں پروان چڑھیں۔

ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب کی صاحبزادی طیّبہ بھی احاطہ کے بائیں طرف آخر میں مدفون ہیں۔ڈاکٹر اللہ بخش صاحب کی صاحبزادی شمیم اختر قبرستان کے وسط میں دائیں طرف اپنی والدہ محترمہ کے ساتھ ہی مدفون ہیں۔اللہ تعالیٰ اِن سب مرحومین کے مراتب بلند فرمائے اوراُن کی ارواح پر اپنی بے شمار برکتوں اور رحمتوں کا نزول فرمائے۔آمین

قبرستان دارالسلام

لاہور کی مشہور و معروف نہر جو جلو پارک کی طرف سے ٹھوکر نیاز بیگ کی طرف جاتی ہے اِس کے کنارے پنجاب یونیورسٹی کے نزدیک نیو گارڈن ٹاون میں جماعت احمدیہ کا مرکز 'دارالسلام کالونی' واقع ہے۔ اِس کالونی کے اندر جماعت احمدیہ لاہور کے دفاتر، رہائش گاہیں، لائبریری، مہمان خانے، مسجد اور ڈسپنسری کے علاوہ ایک قطعہ زمین قبرستان کے لیے بھی مخص ہے جو' قبرستان دارالسلام' کہلاتا ہے۔

اِس قبرستان کی ابتداء 29 مئی انیس سو تہتر (1973ء) میں منڈی بہاؤ الدین کے نہایت مخلص احمدی چوہدری سردار خاں صاحب کی تدفین سے ہوئی۔ چوہدری صاحب نے اپنے بچوں کی تربیت اِس دینی رنگ میں کی کہ اُن کے بچے بھی جماعت احمدیہ لاہور کے اچھے کارکن ثابت ہوئے آپ کی بیگم صاحبہ بھی نومبر 1981ء میں وفات کے بعد یہیں دفن ہوئیں۔

''قبرستان دارالسلام'' میں جماعت احمدیہ لاہور کے ایک سو اکسٹھ (161) افراد مدفون ہیں۔ یہ قبرستان بہت منظم طریقے سے ترتیب دِیا گیا ہے۔ لہذا کِسی بھی قبر تک رسائی ناممکن نہیں ہے۔ مگر اِس کے باوجود قبرستان کا نقشہ اور قبروں کی تفصیل اِس کتابچہ میں منسلک ہے تا کہ مزید رہنمائی مل سکے۔ اِس قبرستان میں سب سے کم عمر 4 دِن کا بچہ ہے جو اوکاڑہ جماعت کے شاھد ظفر صاحب کا بیٹا ہے اور طویل عمر پانے والے مدفون مولانا صدرالدین صاحب ہیں جنہوں نے ایک سو ایک (101) برس کی عمر میں وفات پائی۔

قبرستان دارالسلام میں مدفون جماعت احمدیہ لاہور کے بزرگ، مبلغین، اور کارکنوں کی جانی مالی اور قلمی قربانیاں اِس بات کی متقاضی ہیں کہ اِن کی خدمات کو بہترین الفاظ میں یاد کیا جائے۔ اِن تمام کے نام یا مختصر تعارف اِس کتاب میں دیا جائے گا۔ قبرستان کے گیٹ سے داخل ہو کر راہداری سے تقریباً سیدھا چلتے ہوئے مزار سے ملحقہ دیوار سے پہلی قبر شروع ہوتی ہے لہٰذا قبرستان کے نقشہ پر موجود قبر کے نمبر اور منسلک لسٹ کی مدد سے ہر قبر تک فاتحہ ممکن ہے۔ قبرستان میں داخل ہونے کے بعد جہاں سے احباب وخواتین کی قبریں شروع ہوتی ہیں اُسکو اگر پہلی رَو شمار کریں تو دائیں طرف پہلی قبر میاں ظہور احمد صاحب کی ہے جو کہ مقامی جماعت کے صدر ہونے کے ساتھ ساتھ نائب صدر کے عہدہ تک بھی پہنچے تھے اور اپنی بہترین صلاحیتوں کے سبب جماعت کی تقویت کا باعث بنے رہے اُنکی بیگم صاحبہ اور داماد ظفر سلیم صاحب بھی اِسی قبرستان میں دفن ہیں۔

دوسری رَو

دوسری رَو میں پہلی قبر مبلغ اسلام حافظ شیر محمد صاحب کی ہے اُن کے ساتھ ہی ڈاکٹر سعید احمد خاں صاحب (امیر سوم) اور اِسی رَو میں 5ویں نمبر پہ ڈاکٹر اصغر حمید صاحب (امیر چہارم) اور اِسی رَو کے پیچھے عین وسط میں مولانا صدرالدین صاحب (امیر دوم) مدفون ہیں۔

مولانا صدرالدین صاحب

1880ء---1981ء

آپ سیالکوٹ میں 1880ء میں پیدا ہوئے تعلیم سے فارغ ہونے کے بعد اورنیٹل کالج میں پروفیسر اور بعد ازاں ڈسٹرکٹ انسپکٹر آف سکولز کے عہدے پہ فائز ہوئے۔ 1905ء

میں حضرت مسیح موعودؑ کے ہاتھ پر بیعت کی مگر جلد ہی دین کی خاطر دنیا کی نوکری چھوڑ دی اور 1909ء میں قادیان تعلیم الاسلام ہائی سکول کے ہیڈ ماسٹر مقرر ہوئے اور سکول کو ایک مثالی ادارہ بنا دیا۔ 1914ء میں آپ کو ووکنگ بھیجا گیا وہاں قیام کے دوران آپ نے تبلیغ اسلام کے ساتھ ساتھ مولانا محمد علیؒ کے انگریزی **ترجمۃ القرآن** کی پروف ریڈنگ اور چھپوانے کی ذمہ داری اپنے سر لی اور اس کام کو 1917ء میں مکمل کر لیا۔ 1923 میں آپ کو جرمنی بھیجا گیا وہاں آپ نے 1924ء میں برلن مسجد کی بنیاد رکھی۔ 1924 میں ہی وہاں جماعت کے مشن کی بھی بنیاد رکھ دی اور یوں آپ بانی مسلم مشن برلن اور بانی مسجد برلن کہلائے۔ جرمنی میں قیام کے دوران ہی آپ نے جرمن زبان میں ترجمہ القرآن شروع کیا جو 1938ء میں مکمل ہوا۔ یوں کسی بھی مسلمان کا یہ پہلا جرمن **ترجمۃ القرآن** تھا۔ جرمنی سے واپسی پر آپ نے مختلف حیثیتوں سے احمدیہ انجمن میں کام کیا۔ اور 1951ء میں آپ کو امیر جماعت منتخب کیا گیا۔ احمدیہ ہال، احمدیہ مارکیٹ نمبر 1 اور احمدیہ مارکیٹ نمبر 2 آپ کے دورِ امارت میں تعمیر ہوئیں۔ اوکاڑہ کی اراضی کا حصول ممکن بنایا اور ان تمام کاموں کو اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کا نتیجہ قرار دیتے تھے۔ علم حدیث پر آپ مکمل عبور رکھتے تھے آپ کو نبی کریم صلعم سے خصوصی عشق تھا۔ آپ نے بے شمار کتابیں اور چھوٹے چھوٹے رسائل تصنیف کیے۔ آپ ایک باعمل اور باعلم انسان تھے۔ اپنی ساری زندگی تبلیغ دین میں صرف کرنے کے بعد 15 نومبر 1981ء کو اِس دنیا سے رخصت ہوئے۔

ڈاکٹر سعید احمد خاں صاحب

1900ء----1996ء

احمدیت کے یہ مجاہد حضرت امام زماں کے عطا کردہ نام ''سعید احمد'' کے ساتھ 9-اکتوبر 1900 میں دیپ گراں میں پیدا ہوئے۔ اپنے والد اور چچا کے ساتھ بچپن ہی میں قادیان تشریف لے گئے اور دامن امام سے وابستہ ہو گئے۔ تعلیم کی غرض سے بھی دو سال وہیں مقیم رہے اور مولانا نورالدینؓ کے درس قرآن سے بھی مستفید ہوتے رہے۔ میڈیکل کی تعلیم کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج لاہور سے حاصل کی۔ میڈیکل کی تعلیم کے دوران جب احمدیہ ینگ مینز ایسوسی ایشن قائم ہوئی تو آپ اس کے پہلے صدر منتخب ہوئے۔

آپ معمولی آدمی نہ تھے اولیاء اللہ میں سے تھے۔ آپ کو قرآن، حدیث اور حضرت مسیح موعودؑ کی کتابوں سے عشق تھا آپ کی قراءت نہایت مسحور کن تھی۔ یہی وجہ تھی کہ نوجوانی ہی میں آپ کو امامت کی ذمہ داری سونپی جاتی تھی۔ دوران ملازمت جہاں بھی رہے وہاں آپ قرآن وحدیث کے درس کا خاص اہتمام کرتے رہے۔ ملازمت سے ریٹائر ہونے کے بعد جب ایبٹ آباد منتقل ہوئے تو جماعت کے نوجوانوں کی دینی تربیت کے لیے ''سمر سکول'' کے نام سے ایک سلسلہ شروع کیا جواب تک تربیتی کورس کے نام سے جاری ہے۔ 1974ء کے واقعات میں جب اللہ تعالیٰ نے معجزانہ طور پر آپ اور آپ کے اہل خانہ کی جانیں بچائیں تو آپ لاہور تشریف لے آئے یہاں آ کر مکمل طور پر اپنے آپ کو خدمت دین کے لیے وقف کر دیا اور بلاد غیر کمیٹی کے سربراہ مقرر ہوئے۔ آپ 1934ء سے مسلسل معتمدین کے ممبر چلے آ رہے تھے ایک لمبا عرصہ جماعت کے نائب صدر بھی رہے اور 1981ء کو متفقہ طور پر آپ کو امیر جماعت اور صدر منتخب کر لیا گیا۔ آپ نے فجی، گیانا، اور سرینام کے علاوہ انگلستان اور ہالینڈ میں مساجد کی تعمیر کروائی اور باہر کی جماعتوں کو مستحکم کرنے میں نمایاں

کردار ادا کیا۔آپ کی زندگی تقویٰ، پرہیزگاری اور انکساری کا اعلیٰ نمونہ تھی۔آپ نے اپنی صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے جماعت کو ترقی کی راہ پر گامزن کیا۔آپ ایک پاکیزہ زندگی گزارنے کے بعد نومبر 1996ء کو اِس دنیا سے رخصت ہوئے۔

ڈاکٹر اصغر حمید صاحب

1919ء---2002ء

آپ 1939ء میں پنجاب یونیورسٹی سے M.Sc کے بعد انجینئرنگ یونیوسٹی میں ریاضی کے استاد تعنیات ہوئے اور یہیں سے برطانیہ Ph.D کرنے کے لیے ایڈنبرا یونیورسٹی تشریف لے گئے اور دو سال کے مختصر عرصہ میں Ph.D کرنے کے بعد انجینئرنگ یونیورسٹی لاہور کے شعبہ ریاضی کے ڈین مقرر ہوئے۔1974ء میں آپ کی گاڑی جلادی گئی اور گھر کو آگ بھی لگائی مگر آپ معجزانہ طور پر محفوظ رہے۔اِس قدر صابر اور پاکیزہ دِل رکھتے تھے کہ اُن تمام سٹوڈنٹ کو معاف کر دِیا جو اس حملہ میں پیش پیش تھے۔تمام عمر نماز باجماعت اور نماز جمعہ کے پابند رہے۔دارالسلام میں رہائش اختیار کرنے کے بعد درس قرآن، خطبہ جمعہ اور پیغام صلح کے لیے لکھنا آپ کا معمول رہا۔آپ نے بانی سلسلہ کی کتاب ''البریہ'' کا انگریزی زبان میں ترجمہ کیا اور اُن کی تحریروں میں پائے جانے والے مشکل الفاظ کی ایک گائیڈ بھی ترتیب دی۔آپ نے اپنے دورِ امارت میں کمپیوٹر پر جماعت کے کام کو فروغ دیا اور جماعت کی ویب سائٹ بھی بنائی۔آپ نے اپنی زندگی کا ہر لمحہ سنت نبوی کے مطابق گذرا۔آپ کی

زندگی کا نمایاں پہلو آپ کی انکساری سادگی اور صبر تھا۔آپ ایک پاکیزہ زندگی گذانے کے بعد 14 اکتوبر 2002 کو اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔

حافظ شیر محمد صاحب

1920ء۔۔۔1990ء

جماعت احمدیہ لاہور کے جید عالم اور محقق جنکی زندگی کا ہر لمحہ تحریک احمدیہ کے نظریات اور افکار کے لیے وقف تھا۔آپ نے اپنی ابتدائی تعلیم خوشاب کے ایک دینی مدرسہ میں حاصل کی جب علم نے دِل و دماغ روشن کیا تو آگے بڑھنے کی تڑپ اُنہیں احمدیہ بلڈنگس لے آئی۔ یہاں مختصر قیام کے دوران حافظ صاحب کی ملاقات مولانا محمد علیؒ سے کروائی گئی۔مولانا صاحب نے وفات مسیح اور ختم نبوت کے مسائل پر اتنی دلنشین گفتگو کی کہ حافظ صاحب فوراً قائل ہو گئے اور اسی وقت اُن کے ہاتھ پر بیعت کر لی۔ یہ واقعہ 1940ء کا ہے۔مرکز میں تربیت حاصل کرنے کے بعد بطور مبلغ میاں چنوں ،بدوملہی چک نمبر 81(ضلع سرگودھا)ملتان اور فیصل آباد کی جماعتوں میں کام کیا۔1973ء میں حافظ صاحب کو فجی بھیجا گیا جہاں آپ 11 سال تک جماعت احمدیہ لاہور کے لیے خدمات سرانجام دیتے رہے۔1984ء میں آپ کی زندگی کا ناقابل فراموش کارنامہ جنوبی افریقہ میں تحریک کا نام روشن کرنا ہے۔بے شمار مسلم گواہوں کے مقابلہ میں تن تنہا حافظ شیر محمد میدان میں اترے اور تاریخی کامیابی حاصل کی۔واعظ کی حیثیت سے زندگی کی ابتدا کرنے والے حافظ صاحب اپنی خداداد صلاحیتوں کے باعث مرکزی انجمن کی وائس پریذیڈنٹ شپ تک پہنچے۔آپ نے نا صرف برصغیر پاک و ہند بلکہ جزائرعرب والہند،فجی،ہالینڈ،امریکہ،کینیڈا،

افریقہ، اور اِنگلستان کے مشنوں میں نہایت قابلِ قدر خدمات سرانجام دیں ہیں۔

پہلی رَو کے آخر میں ہی ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب کی مبلّغہ صاحبزادی بیگم رضیہ مدد علی صاحبہ، میاں فضل احمد صاحب اور قاضی عبدالرشید صاحب بھی مدفون ہیں۔

میاں فضل احمد صاحب

1919ء ----2007ء

آپ میاں محمد احمد صاحب کے صاحبزادے تھے مجلس منتظمہ اور معتمدین کے مستقل ممبر ہونے کے علاوہ مقامی جماعت کے صدر بھی تھے۔ آپ کی زیرِ صدارت مقامی جماعت رابطہ دوروں کے ذریعے مزید فعال ہوئی۔ جماعت کے محاسب اور بلادِ غیر کمیٹی کے چیئر مین بھی رہے۔ آپ انتہائی ذہین اور اچھی یادداشت کے مالک تھے آپ کی تقریر اور تحریر دونوں متاثر کن تھیں آپ اپنے مفید مشوروں اور قیمتی آرا سے بھی دوسروں کو مستفید کرتے تھے۔ آپ کے بڑے بھائی میاں اللہ بخش صاحب اور چھوٹے بھائی میاں حمید احمد ذوالفقار بھی اِسی قبرستان میں مدفون ہیں۔

قاضی عبدالرشید صاحب : آپ نے جنوبی افریقہ میں مبلغ اور امام کی حیثیت سے فرائض سرانجام دیے آپ ایک صاحب علم اور باعمل اِنسان تھے۔ راولپنڈی جماعت آپ کے علمی خطبات سے خصوصاً فیض یاب ہوتی رہی۔

پہلی رَو میں ہی جماعت احمدیہ لاہور کے بے لوث ممبر ڈاکٹر نعمان اِلٰہی ملک اور اعزاز اِلٰہی صاحب کے والد **اعجاز اِلٰہی ملک** بھی مدفون ہیں۔ دوسری رَو میں ڈاکٹر اصغر حمید صاحب کے ساتھ ہی اُن کی بیگم صاحبہ پھر جواں سال بیٹے آصف حمید اور اُن کے سسر میاں رحیم بخش

صاحب اوران کی بیگم صاحبہ مدفون ہیں۔ **میاں رحیم بخش صاحب** مولانا عزیز بخش صاحب کے صاحبزادے اور مولانا محمد علیؒ کے بھتیجے تھے آپ نہایت مخلص احمدی تھے۔ دنیاوی ترقی کے ساتھ ساتھ دین کی خدمت کو بھی اپنا شعار بنائے رکھا۔ میاں رحیم بخش صاحب اور ان کے صاحبزادے فضل رحیم بھی دارالسلام قبرستان میں مدفون ہیں۔

بیگم رقیعہ رحیم صاحبہ مولانا محمد علیؒ کی سب سے بڑی صاحبزادی تھیں۔ بیگم رقیعہ رحیم صاحبہ کے ساتھ ہی دو نیک خواتین بیگم زینب سعید صاحبہ (بوبو جی) اور اُن کی والدہ محترمہ بیگم زینب انساء (والدہ محترم غفور ثاقب صاحب) بھی مدفون ہیں۔

میاں رحیم بخش صاحب کے ساتھ رقیعہ علی المعروف (نکی آپا) اپنی تمام تر نیکیوں کے ساتھ پیوند خاک ہیں اور ساتھ ہی مولوی عبدالرؤف صاحب بمعہ اپنی بیگم زہرہ روف صاحبہ مدفون ہیں۔ ڈاکٹر عبدالوحید صاحب بھی اِسی لائن میں موجود ہیں۔

مولوی عبدالرؤف صاحب: آپ مبلغ آف بھیروی مولوی محمد رمضان صاحب کے صاحبزادے تھے آپ نے پیغام صلح کے ایڈیٹر کی حیثیت سے جماعت کی خدمت کی۔

ڈاکٹر عبدالوحید صاحب

1928ء ۔۔۔ 2001ء

آپ ڈاکٹر غلام محمد صاحب کے فرزند تھے نیکی اور خدمت خلق کا جذبہ آپ کو وراثت میں مِلا تھا۔ مجلس منتظمہ اور معتمدین کے ممبر ہونے کے علاوہ نائب صدارت کے اعلیٰ اور ذمہ دار عہدے تک بھی پہنچے۔ آپ انتہائی خاموشی سے جلسہ سالانہ کے لنگر خانہ کو سنبھالتے تھے اور حتی المقدور مہمانوں کی ضروریات کا خیال رکھتے تھے ڈاکٹر غلام محمد

صاحب کے ایک اور فرزند کرنل سعید احمد صاحب بھی 1974ء سے اِسی قبرستان میں پیوند خاک ہیں۔

تیسری رَو

تیسری رَو میں دوسرے نمبر پر دو فرشتہ سیرت ہستیاں بیگم سلیمہ فاروقی صاحبہ اور محترم نصیر احمد فاروقی صاحب کی ابدی آرام گاہ ہیں۔ جن کے ساتھ ہی محمد انور شہید بھی ہیں۔

نصیر احمد فاروقی صاحب

1906ء۔۔۔۔1991ء

محترم میاں نصیر احمد فاروقی سنئیر نائب صدر جماعت احمدیہ لاہور حضرت ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کے چھوٹے فرزند تھے۔ مولانا محمد علیؒ صاحب اور دوسرے بزرگوں کی پاکیزہ صحبت سے بچپن ہی سے فیض یاب ہوئے۔ فاروقی صاحب کو جتنے بھی دینی اور دنیاوی منصب عطا ہوئے اِن سب کا راز حضرت اقدس بانی سلسلہ اور مولانا محمد علیؒ سے گہری محبت، قلبی اطاعت اور سلسلہ احمدیہ کے ساتھ لازوال وفا میں پوشیدہ تھا۔ آپ قومی اور جماعتی کاموں اور قرآن کی خدمت کی وجہ سے حقیقی معنوں میں ''نصیر الدین'' تھے آپ عاشق قرآن تھے۔ پیغام صلح کے شمارے آپ کے درس قرآن سے بھرے ہوئے ہیں۔ قرآن چونکہ زندہ کتاب ہے لہذا رہتی دنیا تک آپ کا عشق قرآن آپ کے زندہ ہونے کا اعلان کرتا رہے گا۔ آپ نے دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا عہد کما حقہ ادا کیا۔ آپ نے بے شمار چھوٹے چھوٹے رسائل لکھے اور قرآن پاک سے منتخب مسنون دعاؤں کو کتابی شکل دی۔

حضرت اقدس کی وصیت پر عمل پیرا ہوتے ہوئے اپنا پیارا گھر ''الکوثر'' جماعت کے نام

وصیت کر گئے۔ وفات سے پہلے آپ کو ایک باغ دکھایا گیا جو بہت ہی خوشنما تھا اور ایک عجیب وغریب منظر پیش کرر ہا تھا۔ چہرے پہ مسکراہٹ لیے اللہ کو یاد کرتے ہوئے انتہائی اطمینان وسکون کے ساتھ آپ اِس دنیا سے رخصت ہو گئے۔

محمد انور شہید

1937ء۔۔۔۔1988ء

محمد انور شہید ایک مخلص دین دار اور باوقار نوجوان تھے آپ صوبہ سرحد میں ہائی سکول کے ہیڈ ماسٹر تھے۔1974ء کے المیہ کے بعد ان کے دِل میں خدمت دین کا جذبہ پیدا ہو گیا اور انہوں نے اپنی زندگی خدمت دیں کے لیے وقف کرنے کا عزم کرلیا۔اِسی غرض کے لیے دینی کتب کا مطالعہ کرنے کے ساتھ ساتھ مزید دینی تربیت کے لیے دارالسلام آ گئے۔

مارچ 1981ء میں آپ کو لندن میں امام بنا کر بھیجا گیا اور یہاں سے آپ کی تبلیغی سرگرمیوں کا آغاز ہوا۔بحیثیت ایک مشنری اور مرکزی انجمن کا نمائندہ مرحوم نے گرانقدر خدمات سرانجام دیں۔محمد انور مرحوم اوران کی بیگم صاحبہ نے لندن کے مشن ہاؤس کو حقیقی معنوں میں دارالسلام بنایا ہوا تھا۔محمد انور صاحب گیانا میں مرکز کے افتتاح اور احمدیہ کنونشن میں شرکت کی غرض سے وہاں تشریف لے گئے۔ اِن تقریبات کے کامیاب انعقاد کے بعد ایک روز عشاء کی نماز کی ادائیگی کے لیے نوتعمیر شدہ مسجد میں گئے نماز کی ادائیگی کے بعد گیانا کے جنرل سیکرٹری مولوی محمد رشید کے گھر پہنچے ہی تھے کہ ایک حملہ آور نے گولی سے شہید کر دیا۔

شہید کا ذکر آتے ہی فوراً بریگیڈیر عبدالطیف صاحب کا نام بھی ذہن میں آتا ہے آپ 17 اگست 1988ء کو جنرل ضیاالحق کے ساتھ ہی طیارہ فضا میں پھٹنے سے دوسرے فوجی

افسروں کے ساتھ شہید ہوئے تھے۔آپ اپنی ایمانداری کی بدولت فوج میں عزت کی نگاہ سے دیکھے جاتے تھے آپ پانچویں رَو کے تقریباً آخر میں دفن ہیں۔

تیسری رَو میں ہی تھوڑا آگے **چوہدری محمد حیات صاحب** اور اُن کی اہلیہ نور بیگم صاحبہ پیوند خاک ہیں۔ چوہدری محمد حیات صاحب بہترین منتظم اور صاحب علم اِنسان تھے۔ناظم دارالسلام کی حیثیت سے بھی جماعت احمدیہ ان کی صلاحیتوں سے فیض یاب ہوئی۔

اِس لائن کے تقریباً آخر میں محترم **عبدالحفیظ بٹ صاحب** اور اُن کی اہلیہ محترمہ مدفون ہیں بٹ صاحب نے تعلیم کے شعبہ میں جماعت کی بھر پور معاونت فرمائی۔آپ مسلم ہائی سکول کے ہیڈ ماسٹر تھے اور اپنی بہترین انتظامی صلاحیتوں سے سکول کو ایک منفرد مقام دلانے میں کامیاب ہوئے۔

چوتھی رَو

چوتھی رَو کے شروع میں چوہدری فضل حق صاحب ماسٹر اصغر علی سیال صاحب ڈاکٹر نظیر الاسلام صاحب اور آخر میں راجہ محمد افضل صاحب، مرزا مسعود بیگ صاحب اور محترم صالح نور صاحب مدفون ہیں۔ اِن تمام کے مختصراً حالات درج ہیں۔

چوہدری فضل حق صاحب

1911ء---1983ء

مجلس منتظمہ اور معتمدین کے ممبر چوہدری فضل حق صاحب ایک باوقار گورنمنٹ ملازمت سے ریٹائر ہونے کے بعد خدمت دین کے لیے مرکز میں تشریف لے آئے۔اور انجمن کے ایک انتہائی فعال رکن ثابت ہوئے۔دارالسلام کی بیشتر عمارتیں جن میں رہائشی کوارٹر، مسجد اور

مہمان خانہ شامل ہیں آپ نے اپنی زیرِ نگرانی تعمیر کرائیں ناظم دارالسلام کی حیثیت سے بھی آپ نے بہترین خدمات سرانجام دیں۔

ماسٹر اصغر علی سیال صاحب

1916ء۔۔۔۔1983ء

آپ علاج کی غرض سے ڈاڈر سینی ٹوریم پہنچے اور ڈاکٹر سعید احمد خاں صاحب کی توجہ ہمدردی اور محنت کی بدولت شفا پائی۔ کچھ عرصہ بعد دوبارہ تکلیف ہوئی تو ڈاکٹر صاحب کے مشورے کے بعد اِنگلستان چلے گئے وہاں آپ کا کامیاب اپریشن ہوا۔ اور شکرانے کے طور پر دوسال تک ووکنگ مسلم مشن میں کام کیا جسمانی معالج کی روحانی خوبیاں آپ کے دل میں گھر کر گئیں اور آپ نے احمدیت قبول کر لی۔ 1974ء میں جب آپ کی دکان جلادِی گئی تو آپ لاہور تشریف لے آئے اور انجمن کی ملازمت اختیار کر لی حضرت امیر ڈاکٹر سعید احمد خاں صاحب کے P.A مقرر ہوئے اور تادمِ وفات اپنی ذمہ داریوں کو بڑی فرض شناسی سے نبھایا۔

ڈاکٹر نظیر الاسلام صاحب

1910ء۔۔۔۔1983ء

آپ ایک مخلص، باہمت اعلیٰ فہم وفراست کے مالک نہایت ذہین انسان اور احمدیت کے سچے خادم تھے۔ مسلم یونیورسٹی علی گڑھ سے تعلیم مکمل کرنے کے بعد Ph.D کی غرض سے جرمنی تشریف لے گئے۔ جرمن میں قیام کے دوران برلن مسجد کی امامت کے فرائض ادا کرنے کے ساتھ جرمن مشن کے انتظامی امور کی بھی نگرانی کرتے رہے۔ اپنی زندگی کا سب

سے مشکل مشن آپ کو آخری دوسالوں میں سرانجام دینا پڑا جب آپ کو انگلینڈ امام بنا کر بھیجا گیا۔ یہ عرصہ آپ نے احمدیہ ہاؤس کے ناسازِ گار حالات میں گذارا۔ وہاں قیام کے دوران جماعت بندی کی کوششوں میں بھی مصروف رہے۔

مرزا مسعود بیگ صاحب

1910ء۔۔۔۔1983ء

آپ ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب کے بڑے بھائی مرزا سکندر بیگ صاحب کے صاحبزادے تھے۔ حضرت مولانا محمد علیؒ اور مولانا صدرالدینؒ کے حسن انتخاب مرزا مسعود بیگ صاحب نے اپنا بچپن احمدیہ بلڈنگس جیسے پاکیزہ ماحول میں گذارا۔ ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب کی تربیت اور صحبت نے آپ پر احمدیت کا گہرا رنگ چڑھا دیا۔ آپ نے اپنی ساری زندگی مختلف حیثیتوں میں انجمن کی خدمت میں گذاری۔ آپ انجمن کے اسٹنٹ سیکرٹری، مسلم ہائی سکول نمبر (1) اور نمبر (2) کے ہیڈ ماسٹر، افسر تعلیم، جنرل سیکرٹری، سیکرٹری فارن مشنز کمیٹی اور آخر کار نائب صدر منتخب ہوئے۔ آپ کی تحریر اور تقریر دونوں ہی اثر رکھتی تھیں۔ کسی بھی علمی اور مذہبی بحث میں اپنے ٹھوس دلائل سے مخالف کو اپنے نظریہ کا قائل کرنے میں کامیاب ہو جاتے تھے انگریزی، اردو اور عربی پر آپ کو عبور تھا۔

انجمن کے پرانے معاملات اور احباب جماعت کی اُنہیں ایسی خبر تھی کہ اُنہیں چلتا پھرتا اِنسائیکلوپیڈیا کہا جاتا تھا۔ آپ کے چھوٹے بھائی مرزا مقبول بیگ صاحب بھی آپ کے ساتھ ہی پیوند خاک ہیں۔

راجہ محمد افضل صاحب

1907ء۔۔۔۔1996ء

حافظ شیر محمد صاحب کے ساتھ ملاقات اور مذاکرات کے بعد جماعت احمدیہ لاہور میں شامل ہونے والے راجہ محمد افضل صاحب نے تعلیمی و تبلیغی کلاس میں تربیت پائی۔ کچھ عرصہ چنیوٹ اور بدوملہی میں بطور مبلغ خدمات سرانجام دیں۔ 1974ء میں دارالسلام بستی آباد ہونے کے ساتھ ہی حضرت امیر ڈاکٹر سعید احمد صاحب کی درخواست پر لاہور آ گئے۔ اور دارالسلام میں ناظرہ قرآن مجید، نماز باترجمہ اور بچوں کی دینی تربیت کی ذمہ داری کو خوب نبھایا۔ جو ہر لحاظ سے قابل قدر اور قابل تحسین ہے۔

صالح نور صاحب

1938ء۔۔۔۔1996ء

آپ اہل علم، اہل قلم ہونے کے ساتھ ساتھ اخلاص اور ایثار کے پیکر تھے آپ کی نظمیں اور مضامین اکثر پیغام صلح میں شائع ہوتے تھے۔ حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کے متعلق ''دعویٰ کی حقیقت'' اور ''مردِ حق'' کی تدوین میں انہوں نے قابل قدر علمی خدمات سرانجام دِی ہیں۔ اِس رَو کی آخری قبر کوئٹہ کے محترم فتح اللہ صاحب کی ہے۔

چوتھی رَو

چوتھی رَو میں ہی ڈاکٹر نظیر الاسلام صاحب کے ساتھ ہی جماعت احمدیہ لاہور کے مشیر قانونی اور بہترین مقرر چوہدری **فتح محمد عزیز صاحب** اور ان کی بیگم صاحبہ مدفون ہیں چوہدری

فتح محمد عزیز صاحب مجلس منتظمہ اور معتمدین کے مستقل ممبر تھے اور اپنی خداداد صلاحیتوں سے جماعت کو فائدہ پہنچاتے رہے۔

پانچویں رَو

پانچویں رَو کے تقریباً وسط میں میاں محمد احمد صاحب مدفون ہیں یہ رَو آگے دو لین میں تقسیم ہو جاتی ہے۔ تقسیم ہوتے ہی مبلغ اسلام مرزا مظفر بیگ ساطع صاحب اور ساتھ ہی محمد اعظم علوی صاحب پیوند خاک ہیں۔

میاں محمد احمد صاحب

1920ء۔۔۔۔1981ء

آپ حضرت امیر مرحوم مولانا محمد علیؒ کے صاحبزادے تھے مجلس معتمدین کے مستقل ممبر تھے۔ وہ ظاہر اور باطن میں اپنے عظیم باپ کی خوبیوں کے امیں تھے۔ آپ نے 1951ء سے تادمِ وفات آنریری طور پر مختلف شعبوں بالخصوص تصنیفات اور مفت اشاعت میں اپنی بہترین خدمات جماعت احمدیہ لاہور کو دیں۔ آپ نہایت محنتی اور خاموش کارکن تھے۔ مولانا کے مختلف چھوٹے چھوٹے رسائل بار بار ہزاروں کی تعداد میں چھپوائے۔ میاں محمد احمد صاحب نے اِن تمام رسائل کی نظر ثانی بھی کی اور ان میں نہایت مفید اضافہ بھی کیا۔

آپ کی علمی قابلیت کا اندازہ آپ کی کتاب ''مجاہد کبیر'' سے کیا جا سکتا ہے۔ اس تصنیف پر بنیادی اور بیشتر کام آپ ہی نے کیا تھا۔ 1976ء میں بلاد غیر کمیٹی کے لیے بھی آپ کو نامزد کیا گیا جس کی سربراہی ڈاکٹر سعید احمد خاں کے سپرد تھی مگر اجل نے مزید مہلت نہ دی اور 23 جنوری 1981 کو اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔

مرزا مظفر بیگ ساطع صاحب

1900ء۔۔۔۔1980ء

جماعت احمدیہ لاہور کے نامور مبلغ، شعلہ بیاں مقرر جنہیں فاتح فجی کے نام سے بھی یاد کیا جاتا ہے۔ آپ مولانا عبدالحق ودیارتھی صاحب کے مناظروں سے اس قدر متاثر ہوئے کہ خود اسلام کا سپاہی بننے کا فیصلہ کرلیا انجمن کے اشاعت اسلام کالج سے علوم قرآن وحدیث حاصل کرنے کے بعد یکم اکتوبر 1926ء سے باقاعدہ مبلغ کی حیثیت سے جماعت کے مستقل کارکن بن گئے۔ اندرون ملک تعیناتی کے علاوہ 4 سال جزائر فجی میں بھی مبلغ رہے۔ مناظروں کے ذریعے نا صرف آریہ پنڈتوں کو شکست دی بلکہ مسلمانوں پر مامور من اللہ سے تعلق کی برکات کو بھی واضح کرتے رہے۔ آخر وقت تک جماعت سے وابستہ رہے اور درس قرآن، خطبات اور لیکچروں کے ذریعے جماعت کی خدمت کرتے رہے۔

محمد اعظم علوی صاحب

1921ء۔۔۔۔1983ء

آپ 20 سال کی عمر میں انجمن کی ملازمت میں آئے اور اپنی خداداد قابلیت، علمی اور انتظامی صلاحیت لگن اور بے لوث خدمت کے جذبے کے تحت اِس کی ترقی کے لیے کوشاں رہے۔ دفتر ہی آپ کا اوڑھنا بچھونا تھا۔ بقول فاروقی صاحب "ہمارا ایک انمول ہیرا اور انجمن کے دفتر کے رکن اعظم" تھے انجمن کی جملہ سرگرمیوں کی نوک پلک سنوارنے میں آپ کو ملکہ حاصل تھا۔ آپ نہایت بلند پایہ ادیب اور شاعر تھے۔ آپ کی ادبی صلاحیتوں کے پیش آپ کو مختلف اخبارات کی طرف سے نوکری کی پیش کش ہوئی مگر آپ نے ہمیشہ دین کو دنیا پر مقدم رکھا اور

اِسی راہ حق میں وفات پائی۔

چھٹی رَو:

چھٹی رَو کے شروع میں چوہدری ظہور احمد صاحب اور اُنکی بیگم صالحہ ظہور احمد صاحبہ کی قبریں ہیں اور ساتھ ہی **بیگم حامدہ رحمان صاحبہ** اور اُن کے شوہر **پرنسپل عبدالرحمٰن صاحب** اور اُن کے بالکل ساتھ ہی اقبال احمد صاحب اور محترم ممتاز احمد فاروقی صاحب مدفون ہیں تھوڑا سا ہی آگے شیخ عبدالرحمٰن مصری صاحب اور اُن کی بیگم صاحبہ کی آخری آرام گاہ ہے۔

چوہدری ظہور احمد صاحب

وفات 14.12.77

چوہدری ظہور احمد صاحب جماعت احمدیہ لاہور کی ایک نہایت مخیّر شخصیت تھے۔ سالہا سال تک جماعت کے جائینٹ سیکرٹری اور پھر سیکرٹری کے فرائض سرانجام دیئے۔

آپ نہایت مدبّر، معاملہ فہم، سنجیدہ مزاج اور انتھک کارکن تھے زمینوں کے کاروبار سے خوب واقف تھے لہذا ایک عرصہ تک انجمن کے لیے مسلم ٹاؤن کے قریب چھوٹے چھوٹے ٹکرے زمین خریدی مگر یونیورسٹی کیمپس کی تعمیر کی وجہ سے جب وہ زمین جماعت کے ہاتھ سے نکل گئی تو کئی سال حکومت اور امپرووومنٹ ٹرسٹ سے مقدمات کی پیروی کی اور اُن کی کوششوں اور اللہ تعالٰی کے فضل سے ہمیں وہ زمین عطا ہوئی جو آج ''دارالسلام کالونی'' ہے۔ آپ عمر بھر دینی خدمات سرانجام دیتے رہے۔ 1976ء میں آپ نے انگریزی ترجمۃ القرآن کی دوسو (200) کاپی اپنے خرچ پر امریکہ کے بلالی مسلمانوں کے مراکز میں ارسال فرمائیں۔ 1977ء میں نبی کریم صلعم کی سیرت پر انگریزی میں دو بہترین کتابیں محمد دِی

پرافٹ اور لونگ تھاٹس کی 200 کاپیاں غیر مسلموں میں تقسیم کے لیے انگلینڈ بھیجیں۔ دارالسلام میں ایک عمدہ لائبریری کی تعمیر کے لیے ایک لاکھ روپے عطیہ دیا جو اُن کی بیگم صالحہ ظہور احمد صاحبہ کی وفات کے بعد (جو خود بھی ایک مخیّر اور دین دار خاتون تھیں) اُن کے نام سے اُن کے بچوں نے مکمل کروائی۔

اقبال احمد صاحب

1930ء۔۔۔1978ء

آپ مولانا آفتاب الدین احمد کے بڑے صاحبزادے تھے۔ 1956ء میں مولانا کی وفات کے بعد آپ نے اپنی خدمات ووکنگ مسلم مشن کے سپرد کر دیں۔ آپ کی علمی اور قلمی قابلیت کے پیش نظر 1955ء میں اسلامک ریویو کی نائب ادارت کا کام بھی آپ کو سونپ دِیا گیا۔ اِنگلینڈ میں قیام کے دوران آپ کچھ عرصہ ووکنگ مسجد کے نائب امام بھی رہے جہاں کئی بین المذاہب کانفرنسوں میں آپ کو اِسلام کی نمائندگی کا موقع بھی مِلا۔ آپ کی والدہ محترمہ بھی اِسی قبرستان میں دفن ہیں۔

ممتاز احمد فاروقی صاحب

1899ء۔۔۔1978ء

آپ ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کے بڑے اور سعادت مند فرزند تھے۔ مجلس منتظمہ اور معتمدین کے ممبر ہونے کے علاوہ کچھ عرصہ تصنیف وتالیف کے انچارج آفیسر بھی رہے۔ آپ کو تصنیف وتالیف کا بے حد شوق تھا۔ اور ہر وقت اِس سلسلہ میں کچھ نہ کچھ لکھتے رہتے تھے۔ پیغام صلح کے شمارے آپ کے مضامین اور درس قرآن سے بھرے پڑے ہیں۔ اِس

تبلیغی مقصد کے لیے روپیہ اور وقت دونوں خرچ کرتے تھے۔حضرت امیر مولانا محمد علیؒ کی سوانح عمری ''مجاہد کبیر'' آپ کی گراں قیمت تالیف ہے''کسرِ صلیب''اردو اور انگریزی میں آپ نے چھپوائی ''فتح حق'' کے علاوہ آپ کی تحریر کردہ

Anecdotes of the life of prophet Mohammad and promised messiah

انتہائی معلوماتی کتب ہیں۔یوں خدمت دین کرتے ہوئے عین سالانہ جلسہ کے دنوں میں اپنے ہی احمدی بھائیوں کے درمیان اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔

شیخ عبدالرحمٰن مصری صاحب

1890ء----1979ء

آپ نے اپنی ساری زندگی خدمت اسلام اور خدمت احمدیت میں گذاری۔آپ ایک ہندو گھرانے میں پیدا ہوئے تھے مگر زندہ خدا کی تلاش میں حضرت مسیح موعودؑ تک پہنچ گئے۔فقط 15-16 سال کی عمر میں اسلام قبول کرلیا۔راستے کی مشکلات سے بے نیاز تادمِ مرگ ثابت قدم رہے آپ کا نام عبدالرحمٰن حضرت مرزا صاحب نے ہی رکھا تھا۔آپ کو حضرت مرزا صاحب کی معرفت الٰہی دولتِ اسلام اور لذتِ شوق کی نعمت ملی۔پھر مولانا نورالدینؓ نے آپ کو ذوق قرآن اور دینی علوم سے مالا مال کیا۔الازہر (مصر) سے بھی عربی کی تعلیم حاصل کی۔1937 ءمیں قادیان کی خلافت سے دلبرداشتہ ہوکر لاہور آئے۔اہل علم وقلم ہونے کے باعث آپ کا دائرہ عمل زیادہ تر تصانیف سے متعلق رہا اور بہت سا لٹریچر پیدا کیا جو حضرت صاحب کے دعاوی کی صداقت اور دونوں فریقوں کے مابین اختلافی مسائل سے

تعلق رکھتا ہے۔

ساتویں اور آخری رَو کے آخر میں پروفیسر خلیل الرحمان صاحب اپنی محسنہ عالم نور صاحبہ کے ساتھ دفن ہیں۔

پروفیسر خلیل الرحمان صاحب

1914ء۔۔۔۔1994ء

پروفیسر صاحب جماعت احمدیہ لاہور کے ایک انتہائی مخلص اور صاحب علم اِنسان تھے جن کا بچپن مجدد وقت کی صحبت وقربت سے فیض یافتہ بزرگوں ''حکیم محمد یحیی صاحب اور مولوی محمد یعقوب'' کے زیرسایہ گذرا لہذا دین سے محبت کا بیج بچپن ہی سے آپ کے دِل میں بودیا گیا تھا۔ جووقت کے ساتھ ساتھ پروان چڑھتا گیا۔ سلسلہ احمدیہ کی شاید ہی کوئی کتاب ہو جو آپ کی نظر سے نہ گذری ہو۔ دین کو دنیا پر تاحیات مقدم رکھا مجلس معتمدین کے مستقل ممبر تھے۔ کئی سال تک سالانہ جلسہ میں سٹیج سیکرٹری کے فرائض سرانجام دیتے رہے آپ کی تقریر وتحریر ہمیشہ دِلوں میں ایمان کو تازہ کرتی تھی۔ آپ اپنی نرم گفتاری اور منکسر مزاجی کی بدولت بچوں، بزرگوں اور نوجوانوں میں یکساں مقبول تھے۔

قبرستان دارالسلام میں جماعت احمدیہ لاہور کے تین امیر مدفون ہیں جنھوں نے اپنی بہترین خدمات جماعت کو دیں۔ اِن کا ذکر کرتے ہوئے اُن خواتین کا ذکر از حد ضروری ہو جاتا ہے جن کے تعاون سے اِن تمام حضرات کی کامیابی یقینی ہوئی۔ کیوں کہ ہر کامیاب مرد کے پیچھے ایک کامیاب خاتون ہوتی ہے۔ بیگم مولانا صدرالدین صاحبہ - بیگم امّ کلثوم سعید صاحبہ (بے بے جی) بیگم زینب سعید صاحبہ (بوبو جی) اور بیگم نزہت حمید صاحبہ کا شمار

انہی کامیاب خواتین میں ہوتا ہے۔

قبرستان دارالسلام میں مدفون کچھ خواتین نے اندرون اور بیرون ملک احمدیت کا روشن پہلو اجاگر کرنے میں نہایت اہم کردار ادا کیا اُنکے ذکر کے بغیر یہ تفصیل نامکمل رہ جاتی ہے۔
اِن خواتین میں بیگم ذکیہ شیخ صاحبہ، بیگم ناصرہ ملک صاحبہ، بیگم صالحہ ظہور صاحبہ، بیگم حامدہ رحمان صاحبہ، بیگم رضیہ فاروقی صاحبہ، بیگم رضیہ مددعلی صاحبہ، بیگم سلیمہ فاروقی صاحبہ، بیگم نسرین گل محمد صاحبہ اور بیگم سلمٰی ناصر احمد صاحبہ تنظیم خواتین احمدیہ کے ایسے مضبوط ستون تھے جن پر بجا طور پر فخر کیا جاسکتا ہے۔ بیگم صالحہ ظہور احمد صاحبہ کے نام سے لائبریری بھی قائم کی گئی ہے۔
جس کی ابتدا آپ نے ایک معقول رقم عطیہ کرنے کے بعد کی اور اس لائبریری کی تکمیل آپ کی وفات کے بعد ہوئی۔ بیگم صالحہ ظہور صاحبہ کی ایک اور بہن زبیدہ بیگم صاحبہ (اہلیہ مولانا یعقوب خان صاحب) بھی اِسی قبرستان میں پیوند خاک ہیں۔
حضرت مولانا نورالدینؓ جماعت احمدیہ کا ایک معتبر نام ہے۔ آپ قادیان میں دفن ہیں۔ مگر آپ کے صاحبزادے مولانا عبدالمنان عمر صاحب اور مولانا عبدالوہاب عمر صاحب قبرستان دارالسلام میں مدفون ہیں۔ مولانا صاحب کے پوتے عبدالواسع عمر صاحب (جنہوں نے اپنی بے پایاں صلاحیتوں کی بدولت تمغہ حسن کارکردگی بھی حاصل کیا تھا) اور عبدالعزیز عمر صاحب بھی اسی قبرستان میں پیوند خاک ہیں مولانا نورالدین صاحب کی بہویں مبشرہ عمر صاحبہ، امتہ الرحمان عمر صاحبہ اور طاہرہ عمر صاحبہ بھی قبرستان دارالسلام میں دفن ہیں۔

قبرستان دارالسلام کا ذکر کرتے ہوئے اگر اُن جواں سال اموات کا ذکر نہ ہو جنکی وفات احباب جماعت کو بہت دُکھی کرگئی تھی تو یہ تفصیل نامکمل رَہ جاتی ہے۔

اِن میں ڈاکٹر آصف حمید صاحب خالد رُوف صاحب افتخار احمد سیال صاحب ،طیب طاہر بٹ صاحب ،شمسہ وقار صاحبہ اور مسعودہ فرزانہ صاحبہ شامل ہیں ۔جن کو مرحوم لکھتے ہوئے دِل بہت دکھی ہو جاتا ہے۔

بیرون ملک مشنری حضرات کا ذکر کرتے ہوئے تمام مقامی مبلغین کا ذکر بھی بہت ضروری ہے جنہوں نے پاکستان کے طول وعرض میں تبلیغ کے علاوہ بچوں کی تربیت میں اہم کردار ادا کیا اُن تمام ناموں کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے جو اِس قبرستان میں دفن ہیں۔

مولانا محمد علی صاحب (لاہور، ملتان، ڈی جی خاں، دیپ گراں، سرگودھا)

حکیم اللہ دتہ صاحب (وزیرآباد)

مولوی غلام حسین صاحب (احمدیہ بلڈنگس)

حافظ عبدالروف صاحب (ملتان)

منیر احمد صاحب (ملتان، فیصل آباد)

رضی الدین احمد صاحب (وزیرآباد)

عبدالسلام مبارک صاحب (راولپنڈی)

مولوی محمد علی صاحب کی خدمات باقی مبلغین کی نسبت کافی طویل ہیں آپ ایک ہر دلعزیز شخصیت تھے جو بچوں اور بڑوں میں یکساں مقبول تھے۔آپ نہایت نرمی اور اخلاق سے تبلیغ اور تربیت کرنے والے شخص تھے۔

لالہ عبدالکریم صاحب، حکیم عبدالعزیز صاحب، انیس الرحمان صاحب جیسے بے لوث کارکن کی خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے اُن تمام کے لیے مغفرت کی دعا کرتے ہیں ۔انیس الرحمان صاحب کی اہلیہ محترمہ اور والد صاحب بھی اِسی قبرستان میں مدفون ہیں۔

آخری رَو

آخری رَو میں مدفون (جو دیوار کے ساتھ ساتھ قائم ہے) ڈاکٹر حسن علی خاں صاحب کا شمار اُن 14-اصحاب میں ہوتا ہے جنہیں حضرت مسیح موعودؑ کو تدفین کے لیے قادیان لے جانے کا شرف حاصل ہوا تھا۔ اُن کے بیٹے احمد حسن خاں صاحب بھی اِسی قبرستان میں دفن ہیں۔ احمد حسن خاں صاحب جماعت احمدیہ لاہور کی طرف سے 6 ماہ کے لیے سرینام مبلغ کی حیثیت سے تشریف لے گے تھے۔

سالانہ تربیتی کورس کا نام ذہن میں آتے ہی ایک باعلم استاد شیخ حفیظ الرحمٰن صاحب کا چہرہ آنکھوں کے سامنے آتا ہے۔ شیخ صاحب اور اُن کی بیگم صاحبہ بھی قبرستان دارالسلام میں پیوند خاک ہیں۔

جماعت احمدیہ لاہور کے مخلص کارکن محترم عبدالقیوم صاحب کے والد اور والدہ صاحبہ اور محترم غلام حیدر صاحب کے ساس سسر صاحب بھی قبرستان دارالسلام میں مدفون ہیں۔

اللہ تعالیٰ اِن تمام مرحومین کے مراتب بلند فرمائے اور اُن کی ارواح پر اپنی بے شمار برکتوں اور رحمتوں کا نزول فرمائے۔ آمین

احمدیہ قبرستان کی یہ مختصر تاریخ پہلی بار مرتب کی گئی ہے۔ ہر نئی کاوش میں ہمیشہ بہتری کی گنجائش موجود ہوتی ہے۔ احباب جماعت سے گذارش ہے کہ وہ اپنی قیمتی آرا سے آگاہ کرتے رہیں تا کہ اُن آرا کی روشنی میں آئندہ اِس تاریخ کو بہتر طریقے سے پیش کیا جاسکے۔